بسم اللہ الرحمن الرحیم

آفاق احمد خان کوپرکھیرنہ نوی ممبئی 9320033837 000 000

صلاۃ 0000 --44 0000

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مفتیان عظام مسئلہ ذیل کے بارے میں: کہ ہمارے شہر کی مساجد میں معذور افراد کے لیے (جیسے پیر میں تکلیف، گھٹنوں میں درد، کمر درد یا کھڑے نہ ہو پانا، یا سجدہ زمین پر نہ کر پانا یا کوئی اور عذر ہو جس سے نماز کھڑے ہو کر ادا نہیں کر سکتے) مسجد کی صف میں دونوں کنارے پر کرسیاں رکھی جاتی ہیں تاکہ معذور افراد اس پر نماز ادا کر سکیں، ایسے ہی ہماری بھی مسجد میں معذور افراد کے لیے کرسی کا انتظام ہے، مگر وہ کرسیاں ایک خاص ڈیزائن کے ساتھ بنی ہوئی ہیں، بعض افراد نے اعتراض کیا ہے کہ ایسی کرسی پر نماز کا پڑھنا درست نہیں ہے۔

جواب طلب امر یہ ہے کہ اس خاص ڈیزائن والی کرسی پر مذکورہ معذور افراد کی نماز درست ہو سکتی ہے یا نہیں؟ یا پلاسٹک والی کرسی پر نماز ادا کی جائے۔ یاد رہے کہ خاص ڈیزائن والی کرسی اسٹیل کی بنی ہوئی ہے، مزید معلومات کے لیے کرسی کی تصویر نماز ادا کرنے کی حالت کی بھیجی جا رہی ہے تاکہ نماز کی ہیئت سمجھنے میں دشواری نہ ہو، جس میں تصویر نمبر ایک کی حالت سجدہ کی ہے جس میں مکمل سجدہ کرسی پر ہے اور تصویر نمبر دو کی حالت بھی سجدہ کی ہے جس میں اشارتاً سجدہ کیا جا رہا ہے اور تصویر نمبر تین کی حالت رکوع کی ہے جس میں رکوع کو ادا کرتے ہوئے دکھایا ہے، ایک رکوع کی شکل گھٹنے پر کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور ایک رکوع کی لکڑی پر ہے دونوں میں سے کونسی شکل درست ہے، آپ حضرات سے درخواست ہے کہ تصویر میں خاص شکل والی کرسی پر نماز کا ادا کرنا درست ہے یا نہیں جو کہ اسٹیل کی ہے اور پلاسٹک والی کرسی پر نماز ادا کرنے کا کیا حکم؟ نماز ادا ہو جائے گی یا نہیں، یعنی رکوع، سجدہ، وغیرہ کا کیا طریقہ ہے اور تصویر میں جو سجدہ اور رکوع کی حالت دکھائی گئی ہے اس حالت میں نماز ادا ہو جائے گی یا نہیں؟ قرآن و احادیث کی روشنی میں اور فقہائے کرام کے ارشادات کے مطابق جواب عنایت فرما کر عنداللہ ماجور و مشکور ہوں۔

آفاق احمد خان کوپرکھیرنہ نوی ممبئی

9320033837

فتویٰ نمبر: 723=223-6/1432/ د

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب وباللہ التوفیق: قیام اور سجدہ پر قادر شخص کے لیے نماز میں قیام فرض اور نماز کا رکن ہے، اگر قیام اور سجدہ پر قدرت ہوتے ہوئے فرض نماز بیٹھ کر ادا کی جائے تو رکن کے فوت ہونے کی وجہ سے نماز نہیں ہوگی، نماز کا اعادہ ضروری ہوگا "من فرائضها القيام في فرض لقادر عليه وعلى السجود" (درمختار مع الشامي زكريا: ۲/ ۱۳۲) یہاں تک کہ اگر نماز میں قیام کے کچھ حصے پر قدرت ہے مکمل طور پر قیام پر قادر نہیں تو جتنی دیر قیام کر سکتا ہے خواہ کسی عصا یا دیوار پر ٹیک لگا کر ہی کیوں نہ ہو اتنی دیر قیام کرنا فرض

ہوگا، اگراتنی دیر قیام نہ کیا یا ٹیک لگا کر کھڑا نہ ہوا اور بیٹھ کر نماز مکمل کی تو نماز نہیں ہوگی "وإن قدر على بعض القيام ولو متكئا على عصا أو حائط قام لزوما بقدر ما يقدر ولو قدر آية أو تكبيرة على المذهب لأن البعض معتبر بالكل" (در مختار مع الشامی زکریا: ۲/۲٦۷) اگر کوئی شخص قیام پر قادر ہے مگر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے میں رکوع سجدہ یا صرف سجدہ پر قادر نہیں تو اس کے لیے بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز ہے، وہ اشارہ سے رکوع وسجدہ ادا کرے، اس صورت میں کھڑے ہوکر نماز ادا کرنے کے مقابلے میں بیٹھ کر اشارہ سے نماز ادا کرنا افضل اور بہتر ہے: "وإن تعذرا ليس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف لا القيام أومأ قاعدا لأن ركنية القيام للتوصل إلى السجود فلا يجب دونه" (در مختار مع الشامی زکریا: ۲/۵٦۷) فتاوی عالمگیری: ۱/۱۳٦ میں بھی اسی کے مثل ہے۔

جو اعذار قیام کو ساقط کرنے والے ہیں وہ دو قسم کے ہیں:

(۱) حقیقی: یعنی اس طرح معذور ہو کہ قیام اس کے لیے ممکن نہ ہو۔

(۲) حکمی: یعنی اس درجہ معذور نہ ہو کہ قیام پر قدرت ہی نہ ہو بلکہ قدرت تو ہو مگر گر جانے کا اندیشہ ہو یا ایسی کمزور حالت ہو جو عند الشرع عذر میں شامل ہے، مثلاً بیماری ہے اور ماہر مسلم تجربہ کار ڈاکٹر نے کہا ہو کہ کھڑے ہونے میں بیماری میں اضافہ ہوگا یا بیماری دیر سے صحیح ہوگی، یا کھڑے ہونے میں ناقابل برداشت درد ہوتا ہو، ان صورتوں میں بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز ہے: "من تعذر عليه القيام لمرض حقيقي وحده أن يلحقه بالقيام ضرر وفي البحر أراد بالتعذر التعذر الحقيقي بحيث لو قام سقط أو حكمي، بأن خاف أي غلب على ظنه بتجربة سابقة أو إخبار طبيب مسلم حاذق زيادته أو بطء برء ه بقيامه أو دوران رأسه أو وجد لقيامه ألمًا شديدًا صلى قاعدًا" (در مع الرد زکریا: ۲/۵٦۵) اگر غیر معمولی درد نہ ہو بلکہ ہلکی اور قابل برداشت تکلیف کا سامنا ہو تو یہ عند الشرع عذر نہیں، اس صورت میں بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز نہیں: "وإن لم يكن كذلك (أي بما ذُكر) ولكن يلحقه نوع مشقة لا يجوز ترك القيام" (تاتارخانیہ زکریا: ۲/٦٦۷) جو شخص قیام پر قادر نہیں؛ لیکن زمین پر بیٹھ کر سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرسکتا ہے تو اس کو زمین پر بیٹھ کر سجدہ کے ساتھ نماز ادا کرنا ضروری ہے، زمین پر سجدہ نہ کرتے ہوئے کرسی پر یا زمین پر اشارہ سے سجدہ کرنا جائز نہیں: "وإن عجز عن القيام وقدر على القعود؛ فإنه يصلى المكتوبة قاعدًا بركوع وسجود ولا يجزيه غير ذلك" (تاتارخانیہ زکریا: ۲/٦٦۷) اگر رکوع سجدہ پر قدرت نہیں اور زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز ادا کرسکتا ہے تو تشہد ہی کی حالت پر بیٹھنا ضروری نہیں بلکہ جس ہیئت پر بھی خواہ تورک (عورت کے تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ) کی حالت پر یا آلتی پالتی مار کر بیٹھنا سہل وممکن ہو اس ہیئت کو اختیار کرکے زمین ہی پر بیٹھ کر اشارہ سے نماز ادا کی جائے، کرسیوں کو اختیار نہ کیا جائے؛ کیوں کہ شریعت نے ایسے معذورین کو زمین پر بیٹھنے کے سلسلے میں مکمل رعایت دی ہے کہ جس ہیئت میں بھی ممکن ہو بیٹھ کر نماز ادا کریں: "من تعذر عليه القيام لمرض ...أو خاف زيادته ...أو وجد لقيامه ألما شديدا صلى قاعدا كيف شاء" (در مختار مع الشامی زکریا: ۲/۵٦٦) اس صورت میں بلاضرورت کرسیوں پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا بچند وجوہ کراہت سے خالی نہیں۔

(۱) زمین پر بیٹھ کر ادا کرنا مسنون طریقہ ہے، اسی پر صحابۂ کرام اور بعد کے لوگوں کا عمل رہا ہے، نوے ۹۰ کی دہائی سے قبل تک کرسیوں پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا رواج نہیں تھا، نہ ہی خیر القرون سے اس طرح کی نظیر ملتی ہے۔

(۲) کرسیوں کے بلاضرورت استعمال سے صفوں میں بہت خلل ہوتا ہے، حالانکہ اتصال صفوف کی حدیث میں بہت تاکید آئی

ہے: "قال النبي صلى الله عليه وسلم: راصّوا صفوفكم وقاربوا بينها وحاذوا بالأعناق فوالذي نفس محمد بيده إني لأرى الشياطين تدخل من خلل الصف كأنها الخذف" (نسائی: ۱/ ۱۳۱)

(۳) بلاضرورت کرسیوں کو مساجد میں لانے سے اغیار کی عبادت گاہوں سے مشابہت ہوتی ہے اور دینی امور میں ہم کو غیروں کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔

(۴) نماز، تواضع وانکساری سے عبارت ہے اور بلاضرورت کرسی پر بیٹھ کر ادا کرنے کے مقابلے میں زمین پر ادا کرنے میں یہ انکساری بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے۔

(۵) نماز میں زمین سے قرب ایک مطلوب شی ہے جو کرسیوں پر ادا کرنے میں مفقود ہے۔

البتہ اگر زمین پر کسی بھی ہیئت میں بیٹھ کر نماز ادا کرنا دشوار ہوجائے تو پھر کرسیوں پر ضرورت کی وجہ سے نماز ادا کی جاسکتی ہے؛ لیکن اگر زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ کی قدرت ہوگی تو پھر کرسی پر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوگا۔

بہر حال جس صورت میں ضرورۃً کرسی پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی اجازت دی گئی ہے اس میں بھی مصلی کو چاہیے کہ سجدے کے وقت اشارہ پر اکتفا کرے، جہاں تک کرسی کے کسی حصے (مثلاً: اس پر لگی لکڑی) پر سجدہ کرنے کی بات ہے تو اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ: بحالت معذوری کسی اونچی چیز پر سجدہ کرنے کے سلسلے میں روایات مختلف آئی ہیں، چناں چہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے، وہ صحابی معذوری کی وجہ سے نماز میں ایک تکیہ پر سجدہ کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا: "اگر زمین پر سجدہ کرنا تمھارے بس میں نہ ہو تو اشارے سے نماز ادا کرو اور سجدہ میں رکوع کے مقابلے میں زیادہ جھکو" رواه البزار، ورجاله رجال الصحيح (إعلاء السنن: ۷/ ۱۷۸)

دوسری روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا جب بیمار ہوئیں تو ان کے سامنے تکیہ رکھ دیا گیا تھا اس پر وہ سجدہ کرتی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو اس پر نکیر نہیں فرمائی، اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی عمل کو دیکھ کر سکوت اختیار کرنا اس کے اِذن کی دلیل ہے۔

علامہ شامیؒ نے دونوں روایتوں میں یہ تطبیق دی ہے کہ کراہت اس صورت میں ہے جب آدمی دورانِ نماز کوئی چیز اٹھا کر اس پر سجدہ کرے اگر زمین میں پہلے سے کوئی چیز نصب کردی گئی ہو جس پر مصلی سجدہ کرے تو یہ بلا کراہت جائز ہے۔

"أقول: هذا محمول على ما إذا كان يحمل إلى وجهه شيئا يسجد عليه، بخلاف ما إذا كان موضوعا على الأرض وقال بعد أسطر: بأن مفاد هذه المقابلة والاستدلال عدم الكراهة في الموضوع المرتفع" (شامي: ۲/ ۵٦۸)

علامہ چلپیؒ نے بھی کراہت کو شکل اولیٰ پر محمول کیا ہے (حاشية الشلبي على التبيين: ۱/ ۲۰۰، ط: پاکستان) فتاویٰ عالمگیری میں بھی یہی تطبیق منقول ہے۔ (ہندیہ: ۱/ ۱۳٦، ط: زکریا)

مذکورہ بالا عبارت کا حاصل یہی ہے کہ کسی نصب شدہ اونچی چیز پر سجدہ کرنا، یا بغیر کچھ رکھے ہوئے سجدہ کے لیے صرف اشارہ کرنا دونوں طرح جائز ہے، مگر مذکورہ ٹیبل والی کرسی پر سجدہ، حقیقی سجدہ نہیں ہوگا بلکہ وہ بھی اشارہ ہی ہوگا، مذکورہ کرسی پر بیٹھ کر اگر کوئی شخص نماز پڑھائے گا تو اس کے پیچھے رکوع وسجدہ کرنے والوں کی نماز نہیں ہوگی، علامہ شامی لکھتے ہیں: "إن كان الموضوع مما يصح السجود عليه كحجر مثلا ولم يزد ارتفاعه على قدر لبنة أو لبنتين فهو سجود حقيقي فيكون راكعا

ساجدا وإن لم يكن الموضوع كذلك يكون مومئا فلا يصح اقتداء القائم به" (شامی زکریا: ۵۶۹/۲)
لیکن نبی کریم علیہ السلام اور دیگر صحابۂ کرام کے منع کرنے کی وجہ سے اس کا (یعنی موضوع مرتفع پر سجدہ کرنا) غیر اولیٰ ہونا معلوم ہوتا ہے۔ نیز ایک خرابی یہ بھی ہے کہ ان لوگوں کو جو عام کرسی پر نماز ادا کر رہے ہوں، اپنی نماز میں کمی کا شبہ ہوگا کہ ہم نے کسی چیز پر سجدہ نہیں کیا۔ حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ نے بھی اس کو غیر اولیٰ کہا ہے:

''سجدہ کرنے کے لیے تکیہ وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھ لینا اور اس پر سجدہ کرنا بہتر نہیں، جب سجدہ کی قدرت نہ ہو تو بس اشارہ کرلیا جائے تکیہ کے اوپر سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں''۔ (بہشتی زیور: ۴۵/۲، بیمار کی نماز کا بیان)

اب اختصار کے ساتھ جواب کا ماحصل ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

(۱) جو شخص قیام پر قادر نہ ہو لیکن کسی بھی ہیئت پر زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ کے ساتھ نماز ادا کرسکتا ہے تو اس کو زمین ہی پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ کے ساتھ نماز ادا کرنا ضروری ہے، کرسی پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ کے اشارے سے نماز ادا کرنا جائز نہیں، نماز نہیں ہوگی۔

(۲) اگر قیام پر قدرت ہے؛ لیکن گھٹنے کمر میں شدید تکلیف کی وجہ سے سجدہ کرنا طاقت سے باہر ہو یا وہ شخص جو زمین پر بیٹھنے میں قادر ہے مگر رکوع وسجدہ پر قدرت نہیں رکھتا تو یہ حضرات زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کریں، کرسیوں کو استعمال کرنا کراہت سے خالی نہیں، البتہ اگر زمین پر کسی بھی ہیئت میں بیٹھنا دشوار ہو تب کرسی پر نماز ادا کی جاسکتی ہے، کرسی استعمال کرنے کی صورت میں بھی عام سادہ کرسی پر نماز ادا کی جائے ٹیبل والی کرسی پر نماز ادا کرنے سے احتراز کیا جائے۔ رکوع کے لیے تین نمبر کی شکل صحیح ہے، (اس آخری جملے کا تعلق مستفتی کی بھیجی ہوئی تصویر سے ہے۔ زین)

زمین یا کسی کرسی پر نماز ادا کرنے سے متعلق دو امر قابل لحاظ ہیں:

(۱) کرسی پر اشارہ کرنے کی صورت میں بعض لوگ رکوع میں ہاتھ کو ران پر رکھتے ہیں اور سجدہ کی حالت میں فضا میں معلق رکھ کر اشارہ سے سجدہ کرتے ہیں ایسا کرنا ثابت نہیں، رکوع وسجدہ دونوں میں ہاتھ کو ران پر رکھنا چاہیے۔

(۲) معذوری کی حالت میں زمین پر بیٹھ کر رکوع وسجدہ کے ساتھ نماز ادا کرنے کی صورت میں رکوع میں سرین کا زمین سے اٹھنا ضروری نہیں بلکہ پیشانی کا گھٹنے کے مقابل ہونا ضروری ہے، جیسا کہ امداد الاحکام میں ہے:

''بحالت جلوس رکوع کرتے ہوئے صرف اتنا ضروری ہے کہ پیشانی کو گھٹنے کے مقابل کردیا جائے، اس سے زیادہ جھکنے کی ضرورت نہیں نہ سرین اٹھانے کی ضرورت ہے''۔ (امداد الاحکام: ۶۰۹/۱)

اب کرسیوں پر نماز ادا کرنے والے حضرات اپنے احوال پر غور فرمائیں کہ کیا واقعتاً وہ اس درجہ معذور ہیں کہ شرعاً ان کے لیے کرسی پر نماز ادا کرنا جائز ہو، اگر وہ اس درجہ میں معذور نہیں تو پھر کرسیوں پر پڑھنے سے احتراز کریں تاکہ ان کی نمازیں شریعت کے مطابق ہوں اور مساجد میں بے ضرورت کرسیوں کی کثرت نہ ہو جس سے وہ شادی محل یا کوئی فنکشن ہال معلوم نہ ہو۔ بوقت ضرورت کرسی استعمال کرنے کی صورت میں ٹیبل والی کرسی اختیار نہ کی جائے۔

از: زین الاسلام قاسمی الٰہ آبادی 25/5/1432
الجواب صحیح: حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ، محمود حسن بلندشہری غفرلہ، فخر الاسلام عفی عنہ
مفتیانِ دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند